درس قرآن وحدیث

تحریر : فیض احمد مدرس جامعہ

عزت اور ذلت صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

﴿قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر إنک علی کل شیءٍ قدیر ﴾ (آل عمران:۲۶)

ترجمہ : ''اے نبی ﷺ کہہ دیجئے: اے میرے اللہ! سارے ملک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے بادشاہی دے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہی چھین لیتا ہے۔ اور جسے تو چاہتا ہے عزت دے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تو اسے رسوا کر دیتا ہے۔ ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

ہم اکثر و پیشتر اس آیتِ کریمہ کو مع تشریح علماء کرام سے سنتے رہتے ہیں۔ مگر اس حقیقت پر یقین نہیں کرتے حالانکہ دونوں باتوں کی بیشمار مثالیں قرآن وحدیث میں موجود ہیں اور انسانی تاریخ بھی اس پر شاہد ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے واضح کیا کہ فرعون نے اپنے آپ کو تمام چیزوں سے فوقیت دیتے ہوئے کہا کہ : ﴿أنا ربکم الا علیٰ ﴾ (النازعات:۲۴) یعنی : فرعون نے اپنے آپ کو اللہ خالق کائنات سے بھی اعلیٰ قرار دے دیا اور غرور کے عروج پر جا پہنچا۔ تو میرے اللہ رب العزت نے لمحہ بھر میں صرف پانی کے چند قطروں سے اسے اعلیٰ سے ادنیٰ بلکہ اسفل سافلین بنا دیا۔

آپ زیادہ دور نہ جائیں یہ کل کی بات ہے کہ امریکہ نے اپنے آپ کو سپر طاقت سمجھ رکھا تھا۔ اور ایک سو دس منزلہ یعنی 1350 فٹ لمبی عمارت بنا کر اس نے اپنے عروج کا اظہار کر رکھا تھا۔ اس قادر مطلق نے چند منٹوں میں اس سپر طاقت اور اس کی بلڈنگ کو ملیا میلٹ کر دیا۔ ﴿فاعتبروا یا أولی الأبصار﴾

جبکہ دوسری طرف دیکھیں ایک دریتیم ؐ کہ جن کے باپ قبل از پیدائش فوت ہو گئے۔ پھر بچپن میں ہی ماں کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ پھر اس کا دادا بھی فوت ہو گیا۔ غم ہی غم ہیں، تنہائیاں ہیں۔ کوئی ظاہری سہارا نہیں تو میرے اللہ قدیر نے اسے وہ عزت عطا کی کہ جس کی مثال نہ پہلے تھی اور نہ ہی قیامت تک ملے گی۔ اسے پہلے نبوت ورسالت دی پھر خاتم الانبیاء بنایا، پھر مسجد اقصیٰ میں لے جا کر امام الانبیاء کے لقب سے نواز۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے ترجمہ: ''پھر اللہ تعالیٰ نے اس یتیم یعنی حضرت محمد ﷺ کو وہ عروج عطا کیا کہ اپنے پاس بلا لیا۔ یہ وہ مقام ذیشان ہے کہ جہاں سید الملائکہ جبرئیل نہ پہنچ سکے۔'' اسی عزت وعروج کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿سبحان الذی أسریٰ بعبدہ .....﴾ (الاسراء: ۱)

جب تیرا اور میرا یقین کامل ہو جائے کہ عزت و ذلت اسی کے ہاتھ میں ہے تو پھر ہم موحدین کی صف میں شامل ہو کر شرک سے بچ سکتے ہیں۔